حجابِ نسواں کا قضیہ: شرعی اور عصری تناظر میں ایک تحقیقی جائزہ

The issue of Hijab : A research evaluation in light of Sharia' h and modern thoughts

شبنم گلزار[i] ڈاکٹر صاحبزادہ باز محمد[ii]

Abstract

One of the major issues in Islam which many Muslims have a lot of arguments about is the issue of"Hijab". These arguments occur because of two reasons, namely: (1) lack of complete understanding of this issue and (2) lack of knowledge or ignorance of the proofs of the obligation of "Hijab" in theQur'an and the Sunnah.

Obviously Islam(as the true religion) gives concrete and profound answers to all problems and issues that bother mankind. One very good example of this is the issue of "Hijab".From the number of Qur'anic Ayaat and authentic Hadiths; we can conclude that "Hijab"is indeed a religious duty that Allah has enjoined to the believing woman for their own protection and success.

It is a manifestation of woman's adherence to the Qur'an and Sunnah.It indicates her obedienceto Allah and his Messenger. It is a sign of her strength that would safeguard her dignity and honor against the wickedness of some men; and accordingly, it is a protection of the society where she belongs.

Above all it shows her preference for the hereafter where she will be among those who will be given the honor to see Allah's Face.

Key words: *arguments, religious ,adherence, ignorance*

اسلام نے صنف نازک کی عفت و عصمت اور عزت وآبرو کے تقدس کو محفوظ رکھنے کی خاطر جو قابل رشک تدابیر اختیار کی ہیں ان کا اصل مقصد اس "گوہر آبدار" کو ناپاک نظروں کی ہوس سے گرد آلود ہونے سے بچانا ہے۔ حجاب اس صنفِ نازک کی غیرت و حمیت اور شرم و حیا کی علامت

---

i لیکچرار گورنمنٹ پولی ٹیکنکل انسٹیٹوٹ فار گرلز کوئٹہ

ii ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ بلوچستان کوئٹہ

ہے اس کی عفت و آبرو کا محافظ اور اس کی فطرت کا تقاضا ہے، یہ انسانی عظمت و شرافت اور نسوانی عفت وحیا کا ضامن ہے۔

عام طور پر لوگ چونکہ ستر اور حجاب کے فرق کو ملوظ نہیں رکھتے لہٰذا ستر سے متعلقہ احکام کو حجاب کے ساتھ اور حجاب کے احکام کو ستر کے احکام کے ساتھ خلط کر کے غلط سلط نتائج اخذ کرنا شروع کر دیتے ہیں لہٰذا ہم پہلے اسی فرق کو واضح کرنا چاہتے ہیں ۔

ستر اور عورت

کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں، جن کا مفہوم ابتداءً کچھ اور ہوتا ہے لیکن مابعد کے ادوار میں اس کے مفہوم میں تبدیلی آجاتی ہے لفظ ستر اسی قبیل سے ہے۔اور بعض دفعہ کوئی ایک لفظ کسی دوسری زبان میں منتقل ہو کر بالکل کسی الگ مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ لفظ عورت اس قبیل سے ہے۔

ہمارے ہاں عورت کا لفظ مرد کی تانیث یا مادہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ عربی میں اس کا مفہوم بالکل جداگانہ ہے۔امام راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں کہ :

"عربی زبان میں عورت ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کو کھلا رکھنا یا اس کا کھلا رہنا انسان کے لیے باعث ننگ و عار ہو اور انسان اسے چھپانا ضروری سمجھتا ہو[1]۔"

قرآن مجید میں ہے :

اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یَظۡهَرُوۡا عَلٰی عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ[2]

"یا پھر وہ (نابالغ) لڑکے جو ابھی عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف نہ ہوئے ہوں۔"

اس آیت میں عورت اور نساء کے دونوں لفظ اکھٹے آگئے ہیں۔ جو ان کے معانی کا فرق واضح کر رہے ہیں۔

علاوہ ازیں یہ لفظ قرآن میں ایسے غیر محفوظ مکان کے لیے بھی استعمال ہوا ہے جس کو محفوظ رکھنا ضروری ہو اِنَّ بُیُوۡتَنَا عَوۡرَةٌ[3] اور اسی طرح پوشیدہ اوقات ثَلٰثُ عَوۡرٰتٍ لَّکُمۡ[4] کے لیے بھی۔

الستر (مصدر): کا بنیادی معنی محض کسی چیز کو چھپانا ہے اور ستر اور سترہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں۔ جس سے کوئی چیز چھپائی جائے[5]۔

مقاماتِ ستر سے مراد انسانی جسم کے وہ حصے ہیں۔ جنہیں شریعت نے دوسرے انسانوں سے ہر حالت میں چھپانا واجب قرار دیا ہے۔ پھر صرف ستر کا لفظ بول کر اس سے "مقامات ستر" مراد لیا جانے لگا پھر ان مقامات ستر کا چھپانا چونکہ واجب ہے لہٰذا عورت کا لفظ مقامات ستر کو چھپانے کے لیے استعمال ہونے لگا۔

ان مقامات ستر کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

مرد کے ستر کی حدود

ارشاد نبوی ہے:

عورة الرجل مابين سرته الى ركبته[6]

"مرد کا ستر اس کی ناف سے لے کر گھٹنے تک ہے۔"

حضرت جرہد اسلمی جو اصحاب صفہ میں سے تھے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری ران s ننگی ہو گئی تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا:

اما علمت ان الفخذ عورة[7]

"کیا تمھیں معلوم نہیں ران چھپانے کے قابل چیز ہے۔"

اس حصہ جسم کو بیوی کے سوا دوسروں کے سامنے ارادتاً کھولنا حرام ہے۔

عورت کے ستر کی حدود

عورت کا پورے کا پورا جسم مردوں کے لیے ستر ہے ماسوائے چہرہ اور ہاتھوں کے یعنی کوئی عورت اپنے چہرہ اور ہاتھوں کے علاوہ جسم کے کسی بھی حصہ کو اپنے شوہر کے سوا دوسروں کے سامنے کھول نہیں سکتی خواہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اپنے بھتیجے عبد اللہ بن طفیل کے سامنے زینت کے ساتھ آئی تو آپ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا میں نے کہا یہ تو میرا بھتیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اذا عرقت المراة لم يحل لها ان تظهر الاوجهها والا ما دون هذا وقبض علیٰ ذراع نفسه فترک بين قبضته وبين الكف مثل قبضته الاخریٰ[8]

"جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ اپنے جسم میں سے کچھ ظاہر کرے سوائے چہرے کے اور سوائے اس کے یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنی کلائی پر اس طرح ہاتھ رکھا کہ آپ ﷺ کی گرفت کے مقام اور ہتھیلی کے درمیان صرف ایک مٹھی بھر جگہ باقی تھی۔"

ان احکام میں اتنی گنجائش ہے کہ عورت اپنے محرم رشتہ داروں کے سامنے کسی ضرورت کے تحت جسم کا اتنا حصہ کھول سکتی ہے جسے گھر کا کام کرتے ہوئے کھولنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جیسے فرش دھوتے وقت پائنچے اوپر چڑھا لینا یا آٹا گوندھتے وقت کف اوپر کر لینا وغیرہ۔

عورت کا عورت سے ستر

عورت کے لیے عورت کے ستر کی حدود بھی وہی ہیں۔ جو مرد کے لیے مرد کے ستر کی ہیں۔ یعنی ناف سے لے کر گھٹنے تک کا درمیانی حصہ۔ جسم کا یہ حصہ کوئی عورت بلا ضرورت کسی عورت کے سامنے بھی نہیں کھول سکتی۔ باقی بدن کا ڈھانکنا اگرچہ ضروری ہے تاہم فرض نہیں ہے۔

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنهَا[9]

اس میں ستر عورت کا حکم ہے۔

ستر سے متعلق ارشاداتِ نبوی

عن ابی سعید قال: قال رسول الله لا ینظر الرجل الی عورة الرجل ولا المراة الیٰ عورة المراة ولا یفضی الرجل الیٰ الرجل فی ثوب واحدٍ ولا تفضی المراة الی المراة فی ثوب واحدٍ[10]

"ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: کوئی مرد کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو دیکھے۔ نیز کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں نہ لیٹے، نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں لیٹے۔"

پھر یہی نہیں کہ انسان کے لیے ایسے مقامات کو صرف دوسروں سے چھپانا ہی ضروری ہے بلکہ تنہائی میں بھی ان مقامات کو ننگا رکھنا ممنوع ہے (ماسوائے غسل یا اضطراری امور کے) ارشاد نبوی ہے:

ایاکم والتعری فان منکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الیٰ اھله فاستحیوھم واکرموھم[11]

"خبردار کبھی ننگے نہ رہو۔ تمھارے ساتھ کچھ ایسی ہستیاں ہیں جو تم سے کبھی جدا نہیں ہوتیں (یعنی کراماً کاتبین) ماسوائے رفع حاجت اور اپنی بیوی کے مباشرت کے اوقات کے۔ لہٰذا ان سے شرم کرو۔ اور ان کا احترام ملحوظ رکھو۔"

ایک دوسری روایت یوں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

احفظ عورتک الا من زوجتک او ما ملکت یمینک فقال الرجل یکون مع الرجل، قال ان استطعت ان لا یراها احد فافعل قلت الرجل یکون خالیاً، قال اللہ احق ان یستحیا منہ[12]

"اپنے مقامات ستر کی نگہداشت رکھو، سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے۔ ایک شخص کہنے لگا۔ اگر کوئی شخص دوسرے کے ساتھ رہتا ہو (تو کیا کرے؟) آپ نے فرمایا: جہاں تک ہو سکے یہ کوشش کر کہ ستر کوئی نہ دیکھے۔ میں نے کہا اگر کوئی شخص اکیلا یا تنہا ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔"

حتیٰ کہ آپ ﷺ نے کسی مردہ کے مقامات ستر کو دیکھنے سے بھی منع فرمایا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

لا تکشف فخذک تنظر الیٰ فخذ حی ولا میتٍ[13]

"اپنی ران نہ کھولو، نہ ہی کسی زندہ یا مردہ کی ران دیکھو۔"

حجاب

حجاب دو چیزوں کے درمیان کسی ایسی حائل ہونے والی چیز کو کہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دونوں چیزیں ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ [14]

"اور جب تمھیں (نبی کی بیویوں سے) کوئی چیز مانگنا ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔"

اس آیت کو آیہ حجاب کہتے ہیں۔ جس کے نزول کے بعد ازواج مطہرات نے اپنے گھروں کے دروازوں پر پردے لٹکا دیئے۔ پھر ان کی دیکھا دیکھی دوسرے مسلمان گھرانوں میں بھی یہی طریقہ رائج ہو گیا۔ اس طرح کا حجاب کرنے سے باہر کے لوگ اندر کے لوگوں کو نہیں دیکھ سکتے اور نہ ہی اندر کے لوگ باہر کے لوگوں کو دیکھ سکتے ہیں۔

ستر و حجاب کا فرق

گویا حجاب ستر کے علاوہ اضافی چیز ہے جس کا تعلق غیر محرم یا اجنبی مردوں سے ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر ہم یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ ستر فی نفسہ ضروری ہے کوئی موجود ہو یا نہ ہو جب کہ حجاب فی

نفسہ ضروری نہیں جب تک کہ کوئی دیکھنے والا غیر محرم موجود نہ ہو۔ ستر کو ڈھانپنے کا حکم مرد، عورت دونوں کو ہے لیکن حجاب کا حکم صرف عورت کو ہے۔

نظر کی حفاظت

"بد نظری" کو ام الخبائث کی حیثیت حاصل ہے اور یہ تمام خواہش کا سرچشمہ ہے اسلام نے اس دروازے کو پہلے بند کیا اور نظر کو آنکھوں کا زنا اور شیطان کا تیر قرار دیا کتنی نگاہیں ہیں جو تیر کی طرح دل میں پیوست ہو جاتی ہیں اس لیے "یَغُضُّوا " کی قدغن لگادی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ[15]

"ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنے ستر کو بچائے رکھیں اس میں ان کے لیے پاکیزگی ہے اللہ تعالیٰ کو جو کچھ وہ کرتے ہیں اس کی خبر ہے۔"

فتنہ کا چشمہ جہاں سے ابلتا تھا اور اخلاق اور سوسائٹی پر جہاں سے ضرب پڑتی تھی ان صورتوں اور اسباب کو ہی بند کر دیا، جائز حد تک اجازت دی اور اس کے بعد پہرہ بٹھادیا کہ کوئی شخص قصداً یا بغیر قصد ایسا کوئی کام نہ کرے جو برائی کا زینہ بن جائے، نیچی نگاہ رکھنا فطرت اور حکمت الٰہی کے تقاضے کے مطابق ہے کیونکہ عورتوں کی محبت اور دل میں ان کی طرف خواہش فطرت کا تقاضا ہے ارشاد ربانی ہے:

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاءِ[16]

"مرغوب چیزوں کی محبت پر لوگ فریفتہ کیے گئے ہیں جیسے عورتوں پر۔"

اسلام نے جہاں مردوں کو عفت کی تعلیم دی تو عورتوں کو فراموش نہیں کیا، کیونکہ مرد اور عورت دونوں کا خمیر ایک ہی ہے عورت کی فطرت بھی شہوت اور اس کے دواعی سے خالی نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا[17]

"ایمان والی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور اپنی زیبائش نہ دکھلائیں مگر جو ان میں سے کھلی چیز ہے۔"

ان آیتوں کا لب ولہجہ بتا رہا ہے کہ آنکھوں کی بے باکی اور ان کی آزادی شہوت میں انتشار ابھار پیدا کرتی ہے سنجیدگی سے غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ آنکھوں میں ایک ایسا زہر پوشیدہ ہے جو موقع پا کر انسانی دل ودماغ میں تیزی سے سرایت کرنے کی سعی پیہم کرتا ہے اور جب سرایت کر جاتا ہے تو دل ودماغ کو ماؤف کر دیتا ہے چنانچہ ایسا اکثر ہوتا ہے کہ جب کسی اجنبی عورت کے حسن وجمال پر کسی کی نظر پڑی اور اسے بار بار دیکھا تو اس کی دبی دبائی چنگاری انگارہ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

احکام حجاب وستر کے متعلق آیات قرآنی:

أ- وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ [18]

"اور جب تمھیں (نبی کی بیویوں سے) کوئی چیز مانگنا ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔"

عورتوں کے پردہ کے متعلق سب سے پہلے یہی آیت نازل ہوئی[19]۔

ب- لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا[20]

"کوئی حرج نہیں اُن (ازواجِ نبی) پر ان کے باپوں کے معاملے میں اور نہ (کوئی حرج ہے) ان کے بیٹوں کے بارے میں، اور نہ ان کے بھائیوں کے بارے میں، اور نہ ان کے بھائیوں کے بیٹوں کے بارے میں اور نہ ان کی بہنوں کے بیٹوں کے بارے میں، اور نہ ان کی جان پہچان کی عورتوں کے بارے میں اور نہ ہی ان کی ملکِ یمین کے بارے میں۔ اور (اے نبی کی بیویو!) تم اللہ سے ڈرتی رہو۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔"

ت- يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا[21]

"اے نبی (ﷺ)! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور اہلِ ایمان خواتین سے کہہ دیں کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کا ایک حصہ لٹکا لیا کریں۔ اور اللہ بہت بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

ث- يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا[22]

"اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی مانند نہیں ہو، اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو گفتگو میں نرمی پیدا نہ کرو کہ وہ شخص جس کے دل میں روگ ہے وہ کسی لالچ میں پڑ جائے اور بات کرو معروف انداز میں۔"

ج- قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ[23]

"(اے نبی ﷺ) مومنین سے کہیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ یقیناً اللہ باخبر ہے اُس سے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔"

ح- وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ [24]

"اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور وہ اپنی زینت کا اظہار نہ کریں، سوائے اس کے جو اس میں سے از خود ظاہر ہو جائے اور چاہیے کہ وہ اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیوں کے بُکل مار لیا کریں اور وہ نہ ظاہر کریں اپنی زینت کو (وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں کسی پر) سوائے اپنے شوہروں کے یا اپنے باپوں کے یا اپنے شوہروں کے باپوں کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں (بھتیجوں) کے، یا اپنی بہنوں کے بیٹوں (بھانجوں) کے یا اپنی (جان پہچان کی) عورتوں کے یا ان کے جن کے مالک ہیں ان کے داہنے ہاتھ یا ایسے زیر دست مردوں کے جو اس طرح کی غرض نہیں رکھتے یا ان لڑکوں کے جو عورتوں کے مخفی معاملات سے ابھی ناواقف ہیں اور وہ اپنے پاؤں زمین پر مار کر نہ چلیں کہ ان کی اس زینت میں سے کچھ ظاہر ہو جائے جسے وہ چھپاتی ہیں۔ اور اے اہلِ ایمان! تم سب کے سب مل کر اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

خ- وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ[25]

"اور (گھروں میں) بیٹھ رہنے والی عورتیں جو اب نکاح کی امیدوار نہ ہوں تو ان پر کوئی حرج نہیں اگر وہ اپنے (اضافی) کپڑے اتار دیا کریں بشرطیکہ زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں۔ اور اگر وہ اس معاملے میں احتیاط ہی کریں تو یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ اور اللہ سب کچھ سننے والا، ہر چیز کا جاننے والا ہے۔"

لطائف و معارف

أ- ان آیات میں جس قدر احکام مذکور ہیں وہ سب زنا کی انسدادی تدابیر ہیں جو عصمت و عفت کی حفاظت میں تریاق اور اکسیر کا حکم رکھتی ہیں اور تہذیب، اخلاق اور تزکیہ باطن کے بارہ میں بے مثال اور بے نظیر ہیں جن کی آنکھوں پر شہوت اور نفسانیت کا پردہ پڑا ہوا ہے ان کو ان احکام کا حسن و جمال نظر نہیں آتا۔

ب- دلدادگانِ مغربیت اور اسیر انِ نفسانیت جو اس قانونِ عفت کی پردہ دری کرنا چاہتے ہیں وہ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جوان عورتوں کے لیے شارع عام پر چہرہ کھول کر پھرنا اور گھومنا جائز ہے اس لیے کہ إِلَّا مَا ظَهَرَ کی تفسیر صحابہ و تابعین کی ایک جماعت سے یہ منقول ہے کہ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے چہرہ اور دونوں ہاتھ مراد ہیں یہ سب مغالطہ اور دھوکہ ہے کہ جو یہ کہتے ہیں قرآن میں یا حدیث میں اس طرح آیا ہے اس لیے ہم اس حکم شرعی پر عامل ہیں اصل منشاء اس کا یورپ کی کورانہ تقلید اور مذہب سے آزادی ہے۔

إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے صرف اتنا بتلانا ہے کہ عورتوں کو فی نفسہ اور فی ذاتہ چہرہ اور ہاتھوں کے کھولے رکھنے کی اجازت ہے کیونکہ بہت سی دینی اور دنیوی ضرورتیں ان کے کھلا رکھنے پر مجبور کرتی ہیں اس لیے ان اعضاء کے کھلا رکھنے میں مضائقہ نہیں اور اس آیت میں دوسروں کے سامنے منہ اور ہاتھوں کے کھولنے کے جواز اور عدم جواز سے کوئی تعرض نہیں۔ اس کا ذکر آنے والی آیت میں ہے کہ عورت کو اپنی زینت (چہرہ اور ہاتھ) کے ظاہر کرنے کی اجازت کن کن مردوں کے سامنے ہے اسی إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کے متصل جو آیت آرہی ہے یعنی وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ الخ اس میں حصر اور قصر کے ساتھ اس امر کی تصریح ہے کہ سوائے ان محارم کے کسی اور کے سامنے عورت کو چہرہ کھولنے کی اجازت نہیں۔

پس اگر ان دلدادگانِ مغربیت کے خیال کے مطابق الا ماظھرمنھا سے عورتوں کو مردوں کے سامنے چہرہ کھولنے کی اجازت ہوتی تو آئندہ آیت میں اس محارم باپ اور بیٹا اور بھائی کے استثناء کی کیا ضرورت تھی اس لیے کہ جب عورت کو عام مردوں کے سامنے چہرہ کھولنے کی اجازت ہوگئی تو باپ اور بیٹا اور بھائی کے سامنے چہرہ کھولنے کی اجازت بدرجہ اولی ہو جائے گی۔

ت- اور اس سے پہلی آیت میں عورتوں کو غض بصر کے حکم دینے کی کیا ضرورت تھی جو خاص طور پر ان کو حکم دیا گیا:

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ[26]

ث- نیز اگر عام طور پر عورتوں کو چہرہ کھول کر پھرنا جائز ہوتا تو پھر کسی کے زنان خانہ میں داخل ہونے کے لیے اجازت لینا فرض اور واجب نہ ہوتا جیسا کہ سورۃ نور میں ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا [27]

ج- نیز قرآن کریم میں عورتوں کے متعلق یہ حکم آیا ہے:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى[28]

"یعنی اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور پہلے زمانہ جاہلیت کی طرح اپنی زیب و زینت کا اظہار نہ کرو۔ اگر عورتوں کو کھلے منہ پھرنے کی اجازت ہوتی تو پھر اس حکم کی کیا ضرورت تھی۔"

نیز قرآن کریم میں ایک حکم آیا ہے:

ح- وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ [29]

"اور جب تمھیں (نبی کی بیویوں سے) کوئی چیز مانگنا ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔"

معلوم ہوا کہ پردہ کے پیچھے سے مانگنا دونوں کے لیے طہارت قلب کا سبب ہے اور کھلے منہ سامنے آکر مانگنا نجاست قلب کا سبب ہے۔

خ- نیز اگر عورت کسی ضرورت کی بناء پر کسی غیر مرد سے پس پردہ کلام کرے تو اس کے لیے حکم یہ ہے:

د- فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا[30]

"ان سے نرم لہجہ میں بات نہ کرو مبادا جس کے دل میں نفسانیت اور شہوانیت کا روگ اور بیماری ہے وہ تمھاری نرم بات سے تمھاری ذات ہی کے لالچ میں نہ پڑ جائے۔"

پس اگر کھلے منہ کسی غیر مرد کے سامنے آنا جائز ہوتا تو اس حکم کی کیا ضرورت تھی۔

چہرہ چھپانا

مولانا ظفر الدین فرماتے ہیں:

"فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ چہرہ اگرچہ ستر میں داخل نہیں ہے مگر پھر بھی عورت کو لوگوں میں چہرہ کھولنے سے روکا جائے گا تاکہ کوئی فتنہ برپا نہ ہونے پائے۔ قدرت نے عورت کے چہرہ میں کچھ ایسی جاذبیت

اور کشش رکھی ہے کہ مرد عورت کے اس حصہ کو دیکھ کر اس کی طرف کھنچتے ہیں اور مردوں کے دل میں فطری شہوت کروٹیں لینے لگتی ہے[31]۔"

علامہ ابن عابدینؒ المتوفی لکھتے ہیں:

والمعنی تمنع من الکشف لخوف ان یری الرجال وجهها فتقع الفتنة لانه مع الکشف قد یقع النظر الیها بشهوة[32]

"عورت کو چہرہ کھولنے سے روکا جائے گا تاکہ اس کے چہرہ کو مرد نہ دیکھنے پائیں کیونکہ چہرہ کھلنے کی صورت میں بھی نگاہ شہوت کے ساتھ پڑتی ہے۔"

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں:

"یعنی بدن ڈھانپنے کے ساتھ چادر کا کچھ حصہ سر سے نیچے چہرہ پر بھی لٹکا لیویں۔ روایات میں ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر مسلمان عورتیں بدن اور چہرہ چھپا کر اس طرح نکلتی تھیں کہ صرف ایک آنکھ دیکھنے کے لیے کھلی رہتی تھی[33]۔"

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ شہید لکھتے ہیں:

"عورت کو چہرے کا پردہ لازم ہے کیونکہ گندی اور بیمار نظریں اسی پر پڑتی ہیں۔ چہرہ، ہاتھ اور پاؤں عورت کا ستر ہیں۔ یعنی نماز میں ان اعضاء کا چھپانا ضروری نہیں۔ لیکن گندی نظروں سے ان اعضاء کا حتی الوسع چھپانا ضروری ہے[34]۔"

مفتی عاشق الٰہی بلند شہری لکھتے ہیں:

"بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ پردہ کا حکم تو اسلام میں ہے لیکن چہرہ کا پردہ نہیں ہے ان نادانوں کی سمجھ میں یہ بھی نہیں آتا کہ اگر چہرہ کا پردہ نہیں ہے تو مردوں اور عورتوں کو نظریں نیچی رکھنے کا حکم کیوں ہے؟ چہرہ میں کشش ہے اور وہی مجمع المحاسن ہے۔ سورہ احزاب کی آیت: یدنین علیهن من جلابیبهن سے چہرہ ڈھانکنے کا واضح حکم معلوم ہو رہا ہے اور بعض لوگوں کو نماز کے مسئلہ سے دھوکہ ہوا ہے عورت کا ستر نماز کے لیے اتنا ہے کہ چہرہ اور گٹوں تک دونوں ہاتھ اور ٹخنوں تک دونوں قدموں کے علاوہ پورا جسم ایسے کپڑے سے ڈھانکا ہوا رہے کہ بال اور کھال اچھی طرح چھپ جائیں، نماز میں اگر چہرہ کھلا رہے تو نماز ہو جائے گی[35]۔"

فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ شرائط نماز کے بیان میں لکھا ہے پردہ کے بیان میں نہیں لکھا منہ کھول کر نماز ہو جانے کے جواز سے غیر محرم کے سامنے بے پردہ ہو کر آنے کا ثبوت دینا بڑی بد دیانتی ہے فقہاء پر اللہ کی ہزاروں رحمتیں ہوں ان پاک طینت بزرگوں کے دل پہلے کھٹک گئے تھے

کہ فاسد الخیال لوگ مسائل نماز کی تصریحات سے نامحرموں کے سامنے بے پردہ ہو کر آنے پر استدلال کریں گے۔

درمختار میں جہاں شرائط نماز کے بیان میں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ چہرہ اور کفین (ہتھیلیاں) اور قدمین (پاؤں) ڈھانکنا صحت نماز کے لیے ضروری نہیں ہے وہیں یہ بھی درج ہے۔

وتمنع المراۃ الشابة من کشف الوجه بین الرجال لا لانه عورۃ بل لخوف الفتنة[36]

"اور جوان عورتوں کو (نامحرم) مردوں کے سامنے چہرہ کھولنے سے روکا جائے گا (اور یہ روکنا) اس وجہ سے نہیں کہ چہرہ (نماز کے) ستر میں داخل ہے بلکہ اس لیے کہ نامحرم کے سامنے چہرہ کھولنے میں فتنہ کا خوف ہے۔"

شیخ ابن ہمامؒ زاد الفقیر میں شرائط نماز بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وفی الفتاویٰ الصحیح ان المعتبر فی فساد الصلوٰۃانکشاف مافوق الاذنین وفی حرمة النظر یسوی بینها ای ما فوق لاذنین وتحتهما[37]

"فتاویٰ کی کتابوں میں ہے کہ مذہب صحیح یہ ہے کہ کانوں سے اوپر (یعنی بال اور سر) کے کھل جانے سے نماز فاسد ہوگی اور غیر مردوں کے لیے کانوں کے اوپر کا حصہ اور کانوں کے نیچے کا حصہ یعنی چہرہ وغیرہ کے دیکھنے کا ایک ہی حکم ہے یعنی دونوں حصوں کا دیکھنا حرام ہے۔"

ماظہر کی تشریح

امام قرطبیؒ المتوفی طویل بحث کے بعد لکھتے ہیں جوان اور حسین عورت کو فتنہ میں ابتلاء کی وجہ سے چہرہ اور کف کا چھپانا ہوگا، البتہ بوڑھی عورت ان کا اظہار کر سکتی ہے۔

ان المراۃ اذا کانت جمیلة وخیف من وجهها و کفیها الفتنة فعلیها ستر ذلک، وان کانت عجوزا او مقبحة جازان تکشف وجهها وکفیها[38]

امام ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن حیان الشہیر بابی حیان فرماتے ہیں:

"الزینة" ماتتزین به المراۃ من حلی او کحل او خضاب، فما کان ظاهرا منها کالخاتم والفتخة والکحل والخضاب، فلا باس بابدائه للاجانب، وما خفی منها کالسوارو الخلخال والدملج والقلادۃ والاکلیل والوشاح والقرط، فلاتبدیه الالمن استثنی

وذکر الزینة دون مواضعها مبالغة فی الامر بالتصون والتستر لان هذه الذین واقعةعلی مواضع من الجسد لا یحل النظر الیها لغیر هولائ وهی الساق والعضد والعنق والراس والصدر والاذان، فنهی عن ابداء الذین نفسها لیعلم ان النظر لا یحل

الیها لملا بستها تلک المواقع بدلیل النظر الیهاغیر ملابسة لها وسومح فی الزینة الظاهرة لان سترها فیه حرج فان المراة لا تجدبدا من مزاولة الاشیائ بیدها ومن الحاجة الی کشف وجهها خصوصا فی الشهادة والمحاکمة والنکاح وتضطر الی المشی فی الطرفات وظهور قدمیها خاصة الفقیرات منهن وهذا معنی قول"الا ماظهر منها" یعنی الاماجرت العادة والجبلة علی ظهوره والاصل فیه الظهور وسومع فی الزینة الخفیفة

اولئک المذکورون لما کانوا مختصین به من الحاجة المضطرة الی مداخلتهم ومخالطتهم ولقلة توقع الفتنة من جهاتهم ولما فی الطباع من النفرة عن مماسة الغرائب وتحتاج المراة الی صحبتهم فی الاسفار للنزول والرکوب وغیر ذلک[39]

مصیبت کے وقت بھی پردہ کا اہتمام

شریعت میں پردہ کا اہتمام ہر حال میں لازم ہے رنج ہو یا خوشی نامحرم کے سامنے بے پردہ آنا اور چہرہ کھولنا ہرگز جائز نہیں۔ امہات المومنین اور صحابیات نے مصیبت کے وقت بھی نامحرم کے سامنے چہرہ ننگا نہیں کیا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے:

ومع النبی صفیة مرد فها علی راحلته، فلما کانوا ببعض الطریق عثرت الناقة فصرع النبی وان ابا طلحة قال احسب قال اقتحم عن بعیره فاتی رسول الله فقال یا نبی الله جعلنی الله فداء ک هل اصابک من شی ء قال لا ولکن علیک بالمراة فالق ابو طلحة ثوبه علی وجهه فقصد قصدها والقی ثوبه علیها، فقامت المراة فشد لهما علی راحلتهما فرکبا فساروا[40]

"ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے تھیں راستہ میں کسی جگہ اونٹنی کا پاؤں پھسل گیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ام المومنین گر گئے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے فوراً کود پڑے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے اور عرض کی یا نبی اللہ اللہ آپ پر مجھے قربان کرے کیا آپ کو کوئی چوٹ آئی؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ البتہ عورت کی خبر لو۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا اپنے چہرے پر ڈال لیا پھر ام المومنین کی طرف بڑھے اور اپنا کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ کھڑی ہو گئیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ام المومنین کے لیے کجاوہ باندھا گیا اب سوار ہو کر پھر سفر شروع کیا۔"

واقعہ افک کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں:

وکان صفوان بن المعطل السلمی ثم الذکوانی من وارئ الجیش فادلج فاصبح عند منزلی فرآی سواد انسان نائم فاتانی فعرفنی حین رانی وکان یرانی قبل الحجاب فاستیقظت باستر جاعه حین عرفنی فخمرت وجھی بجلبابی[41]

"صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے پیچھے آرہے تھے۔(تاکہ اگر لشکر والوں سے کوئی چیز چھوٹ جائے تو اسے اٹھالیں (سفر میں یہ دستور تھا) رات کا آخری حصہ تھا جب میرے مقام پر پہنچے تو صبح ہو چکی تھی، انھوں نے دور سے ایک انسانی سایہ دیکھا کہ کہ پڑا ہوا ہے، وہ میرے قریب آئے اور مجھے دیکھتے ہی پہچان گئے تو انااللہ پڑھنے لگے، میں ان کی آواز پر جاگ گئی اور اپنا چہرہ چادر سے چھپالیا۔"

اسی طرح سنن ابوداؤد میں ہے کہ:

وعن قیس بن شماس رضی اللہ عنه قال جات امراۃ الی النبی صلی اللہ علیه وسلم یقال لھا ام خلاد وھی متنقبة تسال عن ابنھا وھو مقتول فقال لھا بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم جئت تسالین عن ابنک وانت متنقبه، فقالت ان ارزا ابنی فلن ارزا حیائی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ابنک له اجر شھیدین، قالت ولم ذاک یا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لانه قتله اھل الکتاب[42]

"حضرت قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک صحابی عورت جن کو ام خلاد کہا جاتا تھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے بیٹے کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں ان کا بیٹا (کسی غزوہ میں) شہید ہو گیا تھا۔ جب وہ آئیں تو اپنے چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے تھیں۔ ان کا یہ حال دیکھ کر کسی صحابی نے کہا کہ تم اپنے بیٹے کا حال معلوم کرنے کے لیے آئی ہو اور نقاب ڈالے ہوئے ہو حضرت ام خلاد نے جواب دیا کہ اگر بیٹے کے بارے میں مصیبت زدہ ہو گئی ہوں تو اپنی شرم و حیا کھول کر ہر گز مصیبت زدہ نہ بنوں گی۔(یعنی حیاء کا چلا جانا ایسی مصیبت زدہ کر دینی والی چیز ہے جیسے بیٹے کا ختم ہو جانا۔)"

ان احادیث سے یہ بات پوری وضاحت و صراحت سے ثابت ہو گئی ہے کہ عورت کو نامحرم مردوں کے سامنے چہرہ کھولنا ہر گز جائز نہیں۔ اگر چہرہ کا پردہ لازمی نہ ہوتا تو ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو چادر ڈال کر پردہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ نعوذ باللہ ان کا جسم اطہر تو ننگا نہ تھا۔ ننگا تو صرف چہرہ ہوا ہو گا۔

اگر نامحرم کے سامنے عورت کو چہرہ کھولنے کی اجازت ہوتی اور چہرہ پردہ سے خارج ہوتا تو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس پریشانی کے عالم میں حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے اپنے چہرہ کو چادر سے نہ چھپاتیں۔

اگر عورت کا چہرہ پردہ سے خارج ہوتا، تو حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا جیسی غمزدہ خاتون رسولِ رحمت ﷺ کی خدمت میں چہرہ پر نقاب ڈال کر ہرگز نہ جاتی۔ ان حقائق کی موجودگی میں بھی کیا چہرہ کو پردہ سے خارج سمجھا جا سکتا ہے۔

شیخ الحدیث علامہ کاندھلوی سورہ احزاب کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"تیسرا حکم شریعت نے یہ دیا کہ عورت اپنی زینت ظاہرہ یعنی چہرہ اور ہاتھوں کے علاوہ اپنے تمام بدن کو ہر وقت مستور اور پوشیدہ رکھے کیونکہ چہرہ اور ہاتھوں کا ہر وقت پوشیدہ رکھنا عادۃً ناممکن ہے۔ گھر کے کام کاج بغیر منہ کھولے اور ہاتھ چلائے ممکن نہیں اور پھر اس کے متصل دوسری آیت یعنی: ولایبدین زینتھن الا لبعولتھن......الخ میں اس کی تصریح کر دی کہ عورت کو اپنی یہ زینت ظاہرہ (چہرہ اور دونوں ہاتھ) صرف اپنے محارم کے سامنے کھلا رکھنے کی اجازت ہے، نامحرموں کے سامنے کھولنے کی اجازت نہیں۔ عورت کو اس بات کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں کہ وہ سر بازار چہرہ کھول کر اپنا حسن و جمال دکھاتی پھرے۔ حسن و جمال کا تمام دارومدار چہرہ پر ہے اور اصل فریفتگی چہرہ ہی پر ختم ہے اس لیے شریعت مطہرہ نے زنا کا دروازہ بند کرنے کے لیے نامحرم کے سامنے چہرہ کو کھولنا حرام قرار دیا۔ البتہ اپنے گھر میں اپنے باپ اور بھائی اور محارم کے سامنے اپنا چہرہ کھولنے کی اجازت دی ہے اور یہ اجازت بھی ضرورت اور مجبوری کی بنا پر ہے۔

شریعت نے اگر عورت کو کسی ضرورت اور کسی خاص حالت میں منہ کھولنے کی اجازت دی ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شہوت پرستوں کو بھی عورت کی طرف دیکھنا جائز ہے بلکہ شوہر کے علاوہ شریعت نے جن محارم کے سامنے آنے کی عورت کو اجازت دی ہے اس میں یہ شرط ہے کہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو خدانخواستہ اگر کسی عورت کا محارم رشتہ دار بھتیجا یا بھانجا بدچلن ہو تو اس کے سامنے آنا بھی جائز نہیں۔ فتنہ کے خوف سے محرم سے پردہ واجب ہو جاتا ہے اس لیے زنا سے حفاظت کا بہترین ذریعہ پردہ ہی ہے[43]۔"

حکیم الامت، مجدد ملت شاہ اشرف علی تھانویؒ کی تحقیق انیق کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

1. عورت کے محرم مردوں کو اس کے چہرہ، سر، سینہ، پنڈلیاں، بازو، ہاتھ اور دونوں پاؤں کو دیکھنا جائز ہے اور غیر محرم کو عورت کا چہرہ دونوں ہتھیلیاں اور ایک روایت کے مطابق دونوں پاؤں

بھی دیکھنا جائز ہے مطلب یہ ہے کہ یہ اعضاء داخل ستر نہیں اور یہ مطلب نہیں کہ بلاضرورت عورت کا بے پردہ پھرنا اور مردوں کا اس کو نظارہ کرنا درست ہے، البتہ کسی ضرورت اور مجبوری کی صورت میں سامنے آنا اور باہر نکلنا درست ہے۔

2. زینت اور زینت والے اعضاء کو ظاہر نہ کرے۔ اور اپنی زینت کے مواقع کو ظاہر نہ کریں۔ زینت سے مراد زیور جیسے چوڑی، خلخال، بازوبند، طوق، جھومر، پٹی بالیاں وغیرہ اور ان کے مواقع کو سب سے چھپائے رکھیں۔

3. جس کے چھپانے میں ہر وقت حرج ہے مراد اس موقع زینت سے چہرہ اور کفین اور قدمین علی الاصح ہے کہ چہرہ تو قدرتی طور پر مجمع زینت ہے اور بعض زینتیں قصداً بھی اس میں کی جاتی ہیں مثلاً سرمہ وغیرہ اور ہتھیلیاں اور انگلیاں انگوٹھی، چھلے، مہندی کا موقع ہیں اور پاؤں بھی چھلوں اور مہندی کا موقع ہے۔ پس ان اعضاء کو ضرورت کے وقت ظاہر کرنا مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے[44]۔

4. سورہ نور کی آیت نمبر ۶۱ کی تفسیر میں مزید فرماتے ہیں:

> "چہرہ اور کفین ستر سے مستثنیٰ ہیں اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ بالذات ستر نہیں لیکن یہ مطلب نہیں کہ عورتیں کھلی مہار اپنی صورت غیر مردوں کو دکھاتی پھرا کریں۔ کیونکہ فتنہ کے احتمال سے (چہرہ اور ہاتھ) بالغیر ان کا چھپانا بھی واجب ہے۔"

البتہ جہاں فتنہ کا احتمال نہ ہو مثلاً جو بڑی بوڑھی عورتیں ہیں جن کو کسی کے نکاح میں آنے کی کچھ امید نہ رہی ہو۔ یعنی اصلاً محل رغبت نہیں رہیں۔ بڑی بوڑھی ہونے کی یہ تفسیر ہے ان کو اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ اپنے زائد کپڑے، جس سے غیر محرم سے روبرو چہرہ وغیرہ چھپا رہتا ہے اتار رکھیں۔ بشرطیکہ زینت کے مواقع کا اظہار نہ کریں۔ جن کا ظاہر کرنا نامحرم کے روبرو بالکل ہی ناجائز ہے۔

بخلاف جوان عورت کے کہ بوجہ احتمال فتنہ کے اس کو چہرہ وغیرہ کا پردہ بھی ضروری ہے۔

فریق ثانی کے دلائل کا تجزیہ

جو حضرات چہرہ کو پردہ سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں وہ عموماً حسب ذیل روایات سے

استدلال کرتے ہیں:

1. قرآنی آیت:

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا [45]

"اور عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ ہونے دیں مگر سوا اس کے جو خود ظاہر ہو جائے۔"

بعض صحابہ اس سے چہرہ اور ہتھیلیاں مراد لیتے ہیں:

2. رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما حاضر ہوئیں تو انھوں نے باریک لباس پہن رکھا تھا۔ حضور انور ﷺ نے ان کی طرف سے چہرہ انور پھیر لیا اور ارشاد فرمایا: اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے علاوہ اس کے بدن سے کچھ نظر نہیں آنا چاہیے اور آپ نے چہرہ اور ہتھیلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

3. حج کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ بھی سوار تھے ایک عورت نے آپ سے مسئلہ پوچھا جس کا چہرہ کھلا ہوا تھا فضل اس عورت کی طرف دیکھ رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کا چہرہ پھیر دیا۔

پہلی دلیل

الا ماظھر منھا سے بعض صحابہ نے چہرہ اور ہاتھ مراد لیے ہیں لہٰذا ان کا پردہ نہیں ہے۔ لیکن صحابہ کرام چہرہ اور ہاتھوں کے اظہار کی اجازت گھر کے اندر عورت کے محرم مردوں کے سامنے دیتے ہیں گھر سے باہر نامحرم مردوں کے سامنے چہرہ کھولنے کی اجازت نہیں دیتے۔

امام ابن جریر طبریؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

عن ابن عباس قوله تعالیٰ: "لایبدین زینتین الا ماظھر منھا"قال والزینة الظاھرة الوجه والكحل العین وخضاب الكف والخاتم، فھداتظھر فی بیتھا لمن دخل من الناس علیھا[46]

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو لوگ عورت کے گھر میں شرعاً داخل ہو سکتے ہیں یعنی محارم مرد ان سے چہرہ، ہاتھ، سرمہ، خضاب اور انگوٹھی وغیرہ کا پردہ نہ کرنا جائز ہے۔"

دوسری دلیل

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو چہرہ اور ہاتھ کھولنے کی اجازت دینے سے معلوم ہوا کہ چہرہ حجاب میں داخل نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے چہرہ اور ہاتھ کھولنے کی اجازت عام حالات میں

نہیں دی بلکہ مجبوری کی صورت میں چہرہ کھولنے کی جازت دی ہے۔ چنانچہ محدث جلیل علامہ احمد سہارنپوریؒ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

والمراد ان المراة اذا بلغت لا یجوز لها ان تظهر للاجانب الا ما تحتاج الی اظهاره للحاجة الی معاملة او شهادة الا الوجه والکفین، وهذا عند الا من من الفتنة، واما عند الخوف من الفتنة فلا، ویدل علی تقییده، بالحاجة اتفاق المسلمین علی مع منع النساء ان یخرجن مسافرات الوجوه لا سیما عند کثرة الفساد[47]

"اس سے مراد یہ ہے کہ جب عورت بالغ ہو جائے تو اسے چہرہ اور ہاتھ بھی نامحرم لوگوں کے سامنے کھولنے کی جازت نہیں مگر جب عورت لین دین کرنے میں یا گواہی دینے میں مجبور ہو جائے تو چہرہ اور ہاتھ کھول سکتی ہے۔ اور چہرہ اور ہاتھ کھولنے کی اجازت بھی اس صورت میں ہے کہ فتنہ اور ابتلاء کا خوف نہ ہو اگر فتنہ اور گناہ کا اندیشہ ہو تو مجبوری کی حالت میں بھی چہرہ ننگا نہ کرے۔"

اور اس پر مسلمان متفق ہیں کہ مجبوری کی حالت میں چہرہ کھول سکتی ہے لیکن عورتوں کو چہرہ کھول کر باہر جانے سے منع کیا جائے کیونکہ اس سے فتنے جنم لیتے ہیں۔

تیسری دلیل

حج کے موقع پر جس عورت نے آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تھا اس کا چہرہ کھلا ہوا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ چہرہ چھپانے کی ضرورت نہیں۔

حضرت العلامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی تحریر فرماتے ہیں:

"کہ رسول اللہ ﷺ کا حضرت فضیل بن عباس رضی اللہ عنہما کے چہرہ کو عورت کی طرف سے پھیر دینا اس بات کی قوی دلیل ہے کہ نامحرم کے چہرہ کو دیکھنا جائز نہیں۔ اگر دیکھنا جائز ہوتا تو آپ ﷺ ان کو منع نہ کرتے۔"

علاوہ ازیں اس عورت نے مسئلہ دریافت کرنے کی ضرورت کی وجہ سے چہرہ کھولا تھا اور مجبوری کے وقت بہر حال چہرہ کا پردہ نہیں رہتا[48]۔

پردہ نسواں کے شرعی احکام

حضرت العلامہ شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے سورہ نور میں "پردہ نسواں کی شرعی کیفیت" پوری شرح وبسط کے ساتھ نہایت عام فہم انداز سے ارقام فرمائی ہے جسے مکمل طور پر ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔

غرض یہ کہ زنا سے حفاظت کی ایک تدبیر اور ایک صورت تو یہ ہوئی کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور دوسری تدبیر جس سے زنا سے محفوظ رہ سکیں یہ ہے کہ ایمان والی عورتیں اپنی آرائش اور زیبائش کو ظاہر نہ کریں مگر زیب وزینت کی وہ چیز جو عادتاً اور غالباً کھلی رہتی ہے یعنی جس کا چھپانا اور پوشیدہ رکھنا عادۃً ممکن نہیں جیسے چہرہ اور دونوں ہاتھ کہ ہر وقت ان کو چھپائے رکھنا بہت دشوار ہے بغیر منہ کھولے عورت گھر میں چل پھر نہیں سکتی اور بغیر ہاتھوں کے گھر کا کام کاج نہیں کرسکتی تو جس زینت کا چھپانا اور اس کو مستور رکھنا ممکن نہیں تو ایسی زینت کے کھلا رکھنے میں مضائقہ نہیں اور جب ابداء زینت یعنی اظہار زینت حرام ہوا تو اس کی نقیض اور ضد یعنی اخفاء زینت فرض اور واجب ہوگی مطلب یہ ہے کہ عورت کا تمام بدن ستر ہے اپنے گھر میں بھی اس کو مستور اور پوشیدہ رکھنا فرض اور لازم ہے مگر چہرہ اور دونوں ہاتھ کہ ہر وقت ان کو چھپائے رکھنا بہت دشوار ہے۔ اس لیے یہ اعضاء ستر سے خارج ہیں اپنے گھر میں ان اعضاء کو کھلا رکھنا جائز ہے۔ ضروریات زندگی ان اعضاء کے کھلے رکھنے پر مجبور کرتی ہیں اگر مطلقاً ان اعضاء کے چھپانے کا بھی حکم دیا جاتا تو عورتوں کے لیے اپنے کاروبار میں سخت تنگی اور دشواری پیش آتی اس لیے شریعت نے ان اعضاء کو ستر سے خارج کردیا۔ ان اعضاء کے علاوہ عورت کا تمام بدن ستر ہے جس کا ہر وقت پوشیدہ رکھنا واجب ہے اور یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عورت کو اپنے چہرہ کے حسن وجمال کو نامحرم مردوں کے سامنے کھلا رکھنے کی اجازت ہے اور نہ اجنبی مردوں کو اس کی اجازت ہے کہ وہ عورتوں کے حسن وجمال کا نظارہ کیا کریں اور ان سے آنکھیں لڑایا کریں۔ شریعت کی طرف سے کسی عورت کو کسی عضو کے کھولنے کی اجازت دینا اس کو مستلزم نہیں کہ مرد کو اس کی طرف دیکھنا بھی جائز ہو، شریعت مطہرہ اس بات سے پاک اور منزہ ہے کہ مرد اور عورت کو اس قسم کی بے حیائی کی اجازت دے اور مرد عورت کو زنا کی دہلیز پر قدم رکھنے کی اجازت دے جاشا وکلا عورت کے لیے اپنی زیبائش یعنی مواضع زینت کا اظہار سوائے محارم کے سامنے آنے کی بھی یہی شرط ہے کہ کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو اور یہ سامنے آنا از راہِ شفقت قرابت ہو نہ کہ بطریق شہوت ہو، بطریقِ شہوت تو محارم کے سامنے آنا بھی ناجائز ہے اور حرام ہے۔ غرض یہ کہ اس آیت میں فقط یہ بتلانا ہے کہ بدن کا کتنا حصہ فی ذاتہ اور فی نفسہ قابل ستر ہے اور کتنا حصہ قابل کشف واظہار ہے اس آیت میں فقط عورتوں کا مسئلہ بیان کیا گیا۔ معاذ اللہ نامحرم مردوں کو عورتوں کے دیکھنے کی

اجازت نہیں دی گئی کسی مسئلہ میں عورتوں کی کسی اجازت سے مردوں کی اجازت کا مسئلہ نکالنا حماقت ہے۔

نتائج

اس طویل بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ عورت کو چہرہ، ہاتھ، پاؤں، زیور اور کپڑے وغیرہ زینت کی چیزیں اپنے گھر میں محرم مردوں کے سامنے ظاہر کرنا جائز ہے، لیکن بازاروں میں، سڑکوں پر اور سرِعام غیر محرم لوگوں کے سامنے ان چیزوں کا ظاہر کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ سب اجنبی کے حکم میں ہیں پھر یہ کہ شوہر کے سوا دیگر محارم کے سامنے آنے کے لیے بھی یہ شرط ہے کہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو، اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو پھر محارم کے سامنے آنا بھی ناجائز ہوگا اور شوہر طلاق دینے کے بعد اجنبی مرد کے حکم میں ہو جاتا ہے شہوت کے ساتھ تو ماں بیٹی کی طرف بھی نظر کرنا حرام ہے۔

پردہ نسواں کے متعلق قرآن مجید کی آیات واحادیث کی روایات کا حاصل یہ معلوم ہوتا ہے کہ اصل مطلوب شرعی حجاب اشخاص ہے یعنی عورتوں کا وجود اور ان کی نقل وحرکت مردوں کی نظروں سے مشہور ہو جو گھروں کی چار دیواری یا خیموں یا معلق پردوں کے ذریعے ہو سکتا ہے۔ اس کے سوا جتنی صورتیں حجاب کی منقول ہیں وہ سب ضرورت کی بنا پر اور وقت ضرورت اور قدرِ ضرورت کے ساتھ معتبر اور مشروط ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

1 اصفہانی، ابو القاسم الحسن بن محمد المعروف بالراغب، معجم مفردات الفاظ القرآن: ۲۳۰، میر محمد کتب خانہ، کراچی (س۔ن)

2 سورۃ النور ۲۱:۲۴

3 سورۃ الاحزاب ۱۳:۳۳

4 سورۃ النور ۵۸:۲۴

5 معجم مفردات الفاظ القرآن: ۲۳۵

6 الدار قطنی، علی بن محمد بن مہدی، السنن، کتاب الصلوۃ، باب حد العورۃ التی یجب سترھا، حدیث (۳) دار نشر الکتب اسلامیہ، لاہور (س۔ن)

7 ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، ابواب الادب، حدیث (۲۵۹۹) دار السلام، ریاض، ۱۹۹۹ء

8 طبری، ابو جعفر محمد بن جریر، جامع البیان عن تاویل ای القرآن۷: ۱۰۳، مرکز البعوث والدرسات العربیہ اسلامیہ، قاہرہ، ۱۴۲۲ھ

9 سورۃ النور ۳۱: ۲۴

10 سنن الترمذی، ابواب الادب، باب ماجاء فی کراہیۃ مباشرۃ الرجل والمراۃ المراۃ، حدیث(۲۰۹۰)

11 سنن الترمذی، باب فی استار عند الجماع، حدیث(۲۶۰۲)

12 سنن الترمذی، ابواب الادب، باب ماجاء فی حفظ العورۃ، حدیث(۲۸۹۶)

13 ابو داؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، السنن، کتاب الحمام، باب النہی عن القوی: ۴۱۴، دار السلام، ریاض، ۱۹۹۹ء

14 سورۃ الاحزاب ۵۳: ۳۳

15 سورۃ النور ۳۱: ۲۴

16 سورۃ آل عمران ۱۴: ۳

17 سورۃ النور ۳۱: ۲۴

18 سورۃ الاحزاب ۳۳: ۵۳

19 بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح ۲: ۷۷۰، کتب خانہ رشیدیہ، دہلی، ۱۳۵۷ھ

20 سورۃ الاحزاب ۵۵: ۳۳

21 سورۃ الاحزاب ۳۳: ۵۹

22 سورۃ الاحزاب ۳۳: ۳۲

23 سورۃ النور ۳۰: ۲۴

24 سورۃ النور ۲۴: ۳۱

25 سورۃ النور ۲۴: ۶۰

26 سورۃ النور ۲۴: ۳۱

27 سورۃ النور ۲۴: ۲۷

28 سورۃ الاحزاب ۳۳: ۳۳

29 سورۃ الاحزاب ۳۳: ۵۳

30 سورۃ الاحزاب ۳۳: ۳۲

31 مولانا ظفر الدین، اسلام کا نظام عفت و عصمت: ۲۶۶، دار الاندلس، لاہور (س۔ن)

32 ابن عابدین، رد المختار ۱: ۲۹۹، مکتبہ ماجدیہ، کوئٹہ (س۔ن)

33 عثمانی، علامہ شبیر احمد، تفسیر عثمانی ۲: ۶۲۳، ادارہ معارف القرآن، کراچی (س۔ن)
34 لدھیانوی، علامہ محمد یوسف، آپ کے مسائل اور ان کا حل ۸: ۲۵، مکتبہ بینات، کراچی، ۱۹۹۵ء
35 بلند شہری، مولانا محمد عاشق الٰہی، انوار البیان فی کشف اسرار القرآن ۴: ۶۸۲۱، ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ، ۱۹۹۴ء
36 ردالمختار ۱ :۲۹۹
37 بلند شہری، مولانا محمد عاشق الٰہی، تحفہ خواتین: ۶۸۴، عظیم اینڈ سنز، لاہور (س۔ن)
38 قرطبیؒ، امام محمد بن احمد، تفسیر قرطبیؒ ۱۲: ۲۹۹، دار الکتب، مصر، ۱۳۵۸ھ
39 ابن حبان، امام محمد بن یوسف بن علی بن یوسف، بحر المحیط ۲: ۷۴۴، دار احیاء التراث العربی، لبنان، ۱۹۹۰ء
40 صحیح البخاری، کتاب الادب، باب قول الرجل جعلنی اللہ فداءک ۲: ۹۱۳
41 صحیح البخاری، کتاب التفسیر سورۃ النور ۲ :۶۹۶
42 ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث، السنن، کتاب الجہاد، باب فضل قتال الروم ۱: ۲۴۷
43 کاندھلوی، مولانا محمد ادریس، معارف القرآن ۶: ۲۵۷، دار الاشاعت، کراچی (س۔ن)
44 تھانوی، مولانا اشرف علی، تفسیر بیان القرآن: ۶۹۵، تاج کمپنی، کراچی، (س۔ن)
45 سورۃ النور ۳۱: ۲۴
46 جامع البیان عن تاویل الی القرآن ۵ :۴۲۲
47 سہارنپوری، مولانا خلیل احمد، بذل المجہود ۶: ۸۵، مکتبہ قاسمیہ، ملتان (س۔ن)
48 پانی پتی، قاضی ثناء اللہ، التفسیر المظہری ۸: ۲۲۲، دار الاشاعت، کراچی، ۱۳۹۰ھ